

جدول 1: مالی شعبے کے اثاثوں کی ترکیب

ارب روپے	2021ء	2020ء	2019ء	2018ء
خرید و کاروباری بینک	582	494	380	328
ترقیاتی مالی ادارے	539	439	377	238
غیر بینک مالی ادارے	2,023	1,700	1,339	1,185
بینہ	2,143	1,931	1,693	1,472
سی ڈی این ایس	3,884	4,248	3,998	3,654
بینک	30,058	25,124	21,991	19,682
مکمل	39,230	33,935	29,778	26,559

اثاثوں کی سال بسال نمو (فیصد)

خرید و کاروباری بینک	17.8	30.0	15.9	32.7
ترقیاتی مالی ادارے	22.6	16.5	58.1	4.6
غیر بینک مالی ادارے	19.0	27.0	13.0	3.1
بینہ	11.0	14.0	15.0	10.5
سی ڈی این ایس	-8.5	6.2	9.4	5.3
بینک	19.6	14.2	11.7	7.3
مجموعی مالی شعبہ	15.6	14.0	12.1	7.2

مجموعی اثاثوں میں فیصدی حصہ

خرید و کاروباری بینک	1.5	1.5	1.3	1.2
ترقیاتی مالی ادارے	1.4	1.3	1.3	0.9
غیر بینک مالی ادارے	5.2	5.0	4.5	4.5
بینہ	5.5	5.7	5.7	5.5
سی ڈی این ایس	9.9	12.5	13.4	13.8
بینک	76.6	74.0	73.9	74.1

اثاثے بطور سی ڈی پی کا فیصد *

خرید و کاروباری بینک	0.9	1.0	0.8	0.8
ترقیاتی مالی ادارے	0.9	0.9	0.8	0.6
غیر بینک مالی ادارے	3.3	3.3	2.9	2.9
بینہ	3.5	3.7	3.7	3.5
سی ڈی این ایس	6.3	8.2	8.8	8.8
بینک	49.0	48.6	48.2	47.4
مجموعی اثاثے	63.9	65.7	65.2	64.0

نوٹ: بازاری قیمتوں پر سی ڈی پی (2015-16=100)

ماخذ: اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، سی ڈی این ایس اور سی ڈی پی ایس

تاہم، طلب میں مضبوط بحالی اور بڑھتی ہوئی بین الاقوامی اجناس اور تیل کی قیمتوں کے نتیجے میں، بیرونی کھاتوں کے دباؤ دوبارہ ابھرے، اور جاری کھاتے کا خسارہ (سی اے ڈی)

2021ء کے دوران آنے والی وبائی لہر 2020ء کے مقابلے میں کم مہلک اور تباہ کن تھیں۔ ملک نے وبائی مرض سے نمٹنے میں ہمسر ممالک کے مقابلے میں نسبتاً بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

پاکستان کے مالی شعبے کی کارکردگی میں بہتری آئی کیونکہ اس نے 2021ء کے دوران مالی اور آپریشنل چیلج کا مظاہرہ جاری رکھا۔ وراثتی معاشی دشواریوں اور وبائی مرض کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال کے باوجود، اس شعبے نے قرضوں اور مالی خدمات کی بلا تعطل فراہمی کے ساتھ معاشی بحالی میں معاونت کی۔ 2021ء کے دوران شعبے کی مجموعی اثاثہ جاتی اساس میں 15.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 14.0 فیصد نمو ہوئی تھی، نیز مالی شعبے کے اثاثوں اور جی ڈی پی کے تناسب کے لحاظ سے مالی گہرائی 63.9 فیصد رہی۔ (دیکھیے جدول 1)

2021ء میں جس ماحول کے دوران مالی شعبے نے کام کیا اس میں اقتصادی سرگرمیوں میں زبردست بحالی دیکھی گئی کیونکہ عالمی پیداوار میں 6.1 فیصد کا اضافہ ہوا، 2020ء کے برخلاف جب 3.1 فیصد تخفیف ہوئی تھی، جس کی وجہ نقل و حرکت کی پابندیاں، لاک ڈاؤن اور وبائی مرض کے باعث بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال تھی جس کے سبب اقتصادی سرگرمیاں بڑے پیمانے پر تعطل کا شکار رہیں۔¹ طلب میں اضافے، ویکسین کے مؤثر پھیلاؤ اور وبائی مرض کی شدت میں کمی نیز اس کی نئی اقسام کے اثرات کو روکنے کے باعث متاثر کن معاشی بحالی دکھائی دی۔ اس کے علاوہ زری اور مالی پالیسیوں کی مسلسل معاونت نے بھی معیشت کی بحالی کے لیے ضروری تحریک فراہم کی۔

تاہم، اقتصادی سرگرمیوں میں تیزی کے ساتھ، دنیا بھر میں مہنگائی کا دباؤ بھی ابھر کر سامنے آیا اور 2021ء کے اختتام تک بتدریج مضبوط ہوتا گیا۔ کووڈ 19 کی وبا کے دوران فعال پالیسی محرکات کے سبب، مجموعی طلب میں اضافے کے ساتھ ساتھ زری زنجیر کی رکاوٹوں نے بنیادی طور پر عالمی اجناس کی قیمتوں اور مہنگائی کی سطح کو بڑھا دیا۔

پاکستان کی معاشی حرکیات خاصی حد تک عالمی معاشی رجحانات کے مطابق رہیں۔ مالی سال 20ء کے دوران 0.94 فیصد کمی کا سامنا کرنے کے بعد، مالی سال 21ء کے دوران جی ڈی پی نے 5.7 فیصد کی مضبوط بحالی درج کی۔ یہ رفتار مالی سال 22ء میں بھی جاری رہی کیونکہ معیشت کی 6.0 فیصد کمی وسیع البینا نمو کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ معیشت کا دوبارہ کھلنا، وبائی مرض کا مؤثر انتظام، بروقت اور ہدائی پالیسی مداخلتیں اور 2020ء میں متعارف کرائے گئے وبائی مرض کے امدادی اقدامات کا تسلسل معاشی نمو میں نمایاں بحالی کی وجوہات میں شامل ہیں۔²

¹ آئی ایم ایف۔ (2022ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ اپ ڈیٹ۔ اپریل۔

² مئی 2022ء کے اختتام تک کل آبادی کے تقریباً 55 فیصد کو مکمل طور پر ویکسین لگادی گئی تھیں۔ مزید برآں،

2021ء کے دوران بتدریج بڑھ کر 12.3 ارب ڈالر (2020ء میں 0.65 ارب ڈالر) ہو گیا۔ اگرچہ برآمدات کی کارکردگی میں بہتری آئی اور ترسیلات زر میں اضافہ ہوا تاہم قیمتوں میں اضافے اور درآمدات کے حجم میں اضافے سے بیرونی کھاتوں کا خسارہ بالخصوص سال کی دوسری ششماہی میں بڑھ گیا۔ اسی طرح ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 9.4 فیصد کمی ہوئی جس سے مہنگائی میں مزید اضافہ ہوا۔ توڑی مہنگائی، جو وسیع پیمانے پر مستحکم رہی، بھی 2021ء کے آخر میں بڑھنا شروع ہو گئی۔

مہنگائی کی ابتر ہوتی صورت حال اور بیرونی کھاتے کے بڑھتے ہوئے خطرات کی وجہ سے اسٹیٹ بینک نے درآمدات کی حوصلہ شکنی اور ملکی طلب کو اعتدال پر لانے کے حوالے سے استحکام کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ مثال کے طور پر سال کے آخری چار مہینوں میں پالیسی ریٹ میں 275 بیس پوائنٹس (بی پی ایس) کا اضافہ کیا گیا، 100 فیصد کیش مارجن ضروریات (سی ایم آر) کے تابع درآمدی اشیا کی فہرست میں توسیع کی گئی اور صارفین مالکاری میں اضافے کو روکنے کے لیے کئی محتاطیہ اقدامات کیے گئے۔³ مزید برآں، نقد محفوظ کی ضرورت (سی آر آر) کو ایک فیصدی پوائنٹ بڑھا کر 6 فیصد کر دیا گیا (دیکھیے باب 1)۔

بدلتی ہوئی کئی معاشی حرکیات کے سبب، مالی منڈیاں ہموار طور سے کام کرتی رہیں اور گذشتہ برس کے مقابلے میں نسبتاً کم اتار چڑھاؤ اور دباؤ کا مظاہرہ کیا۔ تاہم، زر مبادلہ اور ایکویٹی منڈیوں میں دوسری سہ ماہی کے دوران اتار چڑھاؤ میں کچھ اضافہ دیکھا گیا۔ یورو بانڈز کے اجراء، آئی ایم ایف کے کوٹے میں اضافے، روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس (آر ڈی اے) میں وصولیوں اور دوست ملک سے ڈپازٹس کی آمد کی وجہ سے بازار زر مبادلہ میں اتار چڑھاؤ نسبتاً برقرار رہا۔ اہم بات یہ ہے کہ مارچ 2022ء کے آخر تک آر ڈی اے کی مجموعی آمد 4 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئی۔ 2021ء کی پہلی ششماہی میں اضافے کے بعد، 2021ء کی دوسری ششماہی میں ایکویٹی منڈی میں کمی واقع ہوئی۔ یہ سست روی ابھرتے ہوئے کئی معاشی دباؤ اور معاشی استحکام کے اقدامات کی وجہ سے تھی۔ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے اور حکومت کی بڑھتی ہوئی کریڈٹ ضروریات کی وجہ سے دوسری ششماہی کے دوران بازار زر میں بھی شبینہ ریپوریٹ میں اضافہ ہوا۔ پالیسی موقف میں سختی اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کی توقعات نے بھی خطیافت کے رخ کو اوپر کی طرف موڑ دیا۔ تاہم، مارکیٹ کی شرح سود اسٹیٹ بینک کی جانب سے مؤثر انتظام سیالیت کی وجہ سے شرح سود کی راہداری میں ہی رہی (دیکھیے باب 2)۔

بینکاری شعبے نے اثاثہ جاتی اساس میں 19.6 فیصد اضافے کے ساتھ 2021ء کے دوران مضبوط نمو کی راہ برقرار رکھی جبکہ اس کا مجموعی خاکہ خطر تسلی بخش رہا۔ بیلنس شیٹ کی

توسیع کو نجی شعبے کی پیشرفت اور سرمایہ کاری دونوں میں مضبوط نمو کی معاونت حاصل تھی۔ قرضوں میں خطیر اضافے کی وجہ اقتصادی سرگرمیوں کی مسلسل بحالی، کم شرح سود کا ماحول، خام مال کی قیمتوں میں اضافہ اور اسٹیٹ بینک کی عارضی اقتصادی نوامالکاری سہولت (ٹرف) ہے۔ اثاثوں کے اضافے کو ڈپازٹس میں کثیر اضافے کی وجہ سے مدد ملی، جن میں آر ڈی اے میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری، بینکاری لین دین کے لیے ڈیجیٹل چینلز کا بڑھتا ہوا استعمال، کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافہ اور سال کے آخر میں ڈپازٹس پر منافع میں اضافہ شامل ہے۔ مزید برآں، بینکوں نے مالی اداروں سے قرضوں پر انحصار بڑھایا جس سے اثاثوں میں بلند نمو کو مالی اعانت ملی۔

بینکاری شعبے کے خطرہ قرض پر قابو پایا گیا کیونکہ اثاثوں کے معیار کے اظہار یے واضح طور پر بہتری کی نشاندہی کرتے ہیں۔ بیشتر غیر فعال قرضوں (این پی ایل) کا تناسب وبائی مرض سے قبل کی سطح سے نیچے چلا گیا۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے قرضوں میں معاونت کے بروقت اقدامات، قرض گاری کے محتاطیہ طریقہ کار اور قرض گیروں کی ادائیگی کی بہتر صلاحیت جیسا کہ کارپوریٹ سیکٹر کی متاثر کن آمدنی سے ظاہر ہوتا ہے، بہتری کے اہم محرکات تھے۔ پالیسی معاونتی اقدامات کی مدت ختم ہونے کے بعد بھی قرض میں مدد کی اسکیموں کے تحت مؤخر / ری اسٹرکچر کیے گئے قرضوں کی مجموعی وصولی کی شرح تسلی بخش رہی۔ اس کے علاوہ مارکیٹ سے متعلق محدود سرمایہ کاری اور بینکوں کی مناسب چلک کی وجہ سے مارکیٹ کے خطرے کی حرکیات تسلی بخش رہیں۔

بینکوں کی نفع آوری میں معقول رفتار سے اضافہ ہوا، اور 2021ء میں اثاثوں پر نفع (آر او ای) 21 بڑھ کر 14.1 فیصد (سال 2020 میں 13.8 فیصد) تک ہو گیا۔ تاہم، پست شرح سود کا ماحول، جو سال کے زیادہ تر حصے کے دوران موجود تھا، کی وجہ سے آر او اے کا بینس لائن اظہار یہ قدرے کم ہوا اور آمدنی کی نمو میں خاصے اضافے کا باعث بنا۔ سرمائے اور سیالیت کے بغیر مضبوط رہے۔ 2021ء کے اختتام تک شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) 16.7 فیصد رہی جو بالترتیب 11.5 فیصد اور 10.5 فیصد کی کم از کم مقامی اور عالمی ضوابطی ضروریات سے کہیں زیادہ تھی۔ اسی طرح بازل III سیالیت کی کوریج کا تناسب (ایل سی آر) 215 فیصد رہا جو 100 فیصد کے ضوابطی معیار سے کہیں زیادہ تھا۔ اگرچہ نجی شعبے کی پیشرفتوں میں صحت مند نمو کی وجہ سے سی اے آر میں کسی حد تک کمی آئی ہے، تاہم اس نے معاشی بحالی کی معاونت کے لیے بینکوں کے سرمائے کے بہتر استعمال کا بھی اشارہ دیا کیونکہ قرض اور بینکاری خدمات کے بہاؤ میں اضافہ ہوا ہے۔

³ بعد ازاں مئی 2022ء تک پالیسی ریٹ میں مزید 400 بی پی ایس اضافہ کر کے اسے 13.75 فیصد کر دیا گیا۔

2021ء میں اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئیز) کی کارکردگی متاثر کن رہی اور اثاثہ جاتی اساس میں 30.6 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ نمو بنیادی طور پر مالکاری کے بھاؤ میں اضافے کے بعد سرکاری صکوک میں سرمایہ کاری کی وجہ سے آئی۔ ڈپازٹس میں مضبوط نمونے اثاثہ جاتی اساس میں زیادہ تر اضافے کی فنڈنگ کی۔ آئی بی آئیز کے اثاثوں کے معیار کے اظہار یے مزید بہتر ہوئے، آمدنی مستحکم رہی، اور سی اے آر کم از کم ضوابطی ضرورت سے کہیں زیادہ رہا (دیکھیے باکس 3.1)۔ بینکاری شعبے کے کل اثاثوں میں نمایاں حصہ ہونے کے باوجود اسلامی بینکاری کی صنعت میں اپنی قلیل مدتی سیالیت کا انتظام کرنے کے لیے شریعت سے ہم آہنگ سہولیات کا فقدان تھا۔ انتظام سیالیت کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے آئی بی آئیز کے لیے شریعت سے ہم آہنگ اسٹینڈنگ سیلنگ سہولت اور مضاربہ پر مبنی اوپن مارکیٹ آپریشنز (او ایم او اخالات) متعارف کرائے ہیں۔ (دیکھیے منسلک اے) 4، 5

غیر بینک مالی اداروں (این بی ایف آئیز) میں 2021ء کے دوران 19.0 فیصد اضافہ دیکھا گیا (گزشتہ برس 27.0 فیصد اضافہ ہوا تھا)۔ بازار زر کے فنڈز نے بنیادی طور پر این بی ایف آئیز کی نمو کی معاونت کی۔ مزید برآں مالکاری کے کاروبار میں شامل این بی ایف آئیز، جنہیں خاص طور پر 2020ء میں وبائی مرض سے متعلق دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، نے زیر جائزہ سال کے دوران بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ مکاناتی شعبے کو فروغ دینے کے لیے حکومت کے اقدامات کے نتیجے میں 2021ء کے دوران تین ہاؤسنگ فنانس کمپنیاں قائم کی گئیں۔ اس کے باوجود این بی ایف آئیز کا قرض گیری شعبہ نسبتاً مرکوز رہا کیونکہ چند کمپنیاں مارکیٹ میں اہم حصص رکھتی ہیں، جبکہ سیالیت کا خطرہ ان فرموں کے لیے ایک اہم عنصر ہے کیونکہ ان کے پاس بالعموم اثاثوں کی ذمہ داری کے انتظام کے لیے فوری مارکیٹ فنڈنگ تک محدود رسائی ہوتی ہے۔ مزید برآں، بینکوں اور این بی ایف آئیز کے مابین باہمی ربط سے پیدا ہونے والے خطرات پر قابو پایا گیا، حالانکہ ان شعبوں میں بڑے پیمانے پر بین الشعبہ خطرات موجود ہیں۔ (دیکھیے باب 6.2)

2021ء کے دوران خرد مالکاری بینکوں (ایم ایف بیز) کی اثاثہ جاتی اساس میں 17.8 فیصد اضافہ ہوا۔ اس نمو میں بنیادی طور پر ایڈوانسز اور اس کے بعد سرمایہ کاریوں نے حصہ لیا۔ وبائی مرض کے پیش نظر ایم ایف بیز کے اثاثوں کا معیار ابتر ہوا کیونکہ نقل و حرکت کی پابندیوں اور احتیاطی اقدامات نے ایم ایف بیز کے روایتی پست خالص مالیت کے قرض گيروں کی ادائیگی کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا اور ادارے اور قرض گیروں کے تعلقات میں رکاوٹ آئی۔ نتیجتاً انفیکشن کا مجموعی تناسب بڑھ گیا اور تمویں کے چار جز میں اضافے کی وجہ سے آمدنی کے اظہار یے بگڑ گئے۔ اگرچہ کچھ ایم ایف بیز کو سرمائے کی ضروریات کو برقرار رکھنے میں چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا، لیکن ایم ایف بیز کی مجموعی سی اے آر 18.3 فیصد رہی، جو 15.0 فیصد کم از کم ضوابطی ضروریات کہیں زیادہ ہے (دیکھیے باب 5)۔

بیہہ اور تکفل کی صنعت میں زیر جائزہ سال کے دوران 11.0 فیصد (2020ء میں 14.0 فیصد) نمو ہوئی۔ حیاتی اور غیر حیاتی دونوں شعبوں میں بیہہ پر بیمہ میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا جس سے نفع آوری بڑھ گئی۔ قومی بیہہ صحت پروگرام کی تیز رفتاری نے بنیادی طور پر حیاتی بیہہ سیکٹر کے پر بیمہ میں اضافہ کیا۔ عام طور پر حیاتی بیہہ سیکٹر نے سرکاری تمسکات میں اپنی بیشتر تر سرمایہ کاری برقرار رکھی، جبکہ غیر حیاتی سیکٹر نے ایکویٹی اسٹاک میں اپنی سرمایہ کاری میں اضافہ کیا (دیکھیے باب 6.3)۔

2021ء کے دوران غیر بینک مالی شعبے نے ملی جلی تصویر پیش کی۔ ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کی نمو کی رفتار برقرار رہی اور اثاثہ جاتی اساس میں 22.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2020ء میں 16.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اگرچہ ایڈوانسز میں مضبوط نمودیکھی گئی، لیکن بیلنس شیٹ کی توسیع بنیادی طور پر سرمایہ کاریوں کی وجہ سے ہوئی۔ قلیل مدتی قرضے فنڈنگ کا سب سے بڑا ذریعہ رہے۔ قرض گیروں کی ادائیگی کی صلاحیت میں اضافے کی وجہ سے اثاثوں کے معیار کے اظہار یے بہتر ہوئے۔ اس کے باوجود آمدنی میں کمی آئی جبکہ ادائیگی قرض کی صلاحیت کا خا کہ مضبوط رہا۔ (دیکھیے باب 6.1)

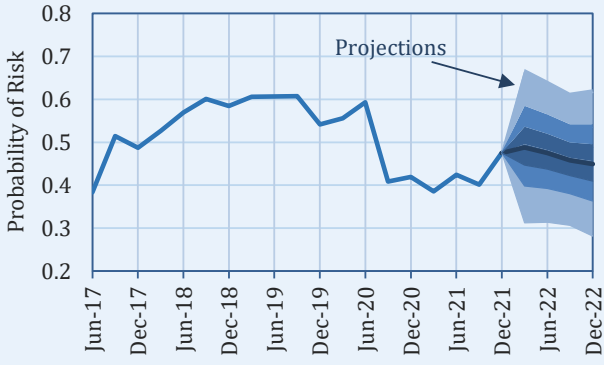
مالی منڈی کے انفراسٹرکچر (ایف ایم آئیز) کی کارکردگی میں مزید بہتری آئی کیونکہ 2021ء میں ان کی چلک برقرار رہی۔ مالیت اور حجم دونوں کے لحاظ سے برقی لین دین میں زبردست اضافہ ہوا۔ اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل مالیات کو فروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات بھی کیے جن میں ریٹیل لین دین کے لیے اسٹیٹ بینک کے فلیگ شپ اقدام راست کے ذریعے فرد سے فرد تک مفت فوری ادائیگی متعارف کروانا، ڈیجیٹل بینکوں کے لیے لائسنسنگ اور ضوابطی نظام کی ترقی اور مخصوص حد تک بین البینک رقم کی منتقلی پر فیس معافی کا سلسلہ جاری رکھنا شامل ہے۔

تاہم صارفین میں ڈیجیٹل مالیات کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور ڈیجیٹل لین دین میں اضافے کے ساتھ ساتھ سائبر سیکیورٹی کے خطرات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ایک جامع ضوابطی اور نگرانی کے فریم ورک، جو سائبر سیکیورٹی کے خطرے کے خلاف صنعت کی مدد کرتا ہے، کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے اس خطرے کے خلاف صنعت کی چلک کو بڑھانے کے لیے

⁵ ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 25 برائے 2021ء

⁴ ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 24 برائے 2021ء

چارٹ 1 الف: مالی شعبے کی زبردستی کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی)



Source: PSX and SBP

اجناس کی قیمتوں کا اشاریہ اتار چڑھاؤ کا منظر پیش کر رہا ہے (دیکھیے چارٹ 2)، جس کی نشاندہی مارکیٹ کے شرکانے تازہ ترین نظامی خطرے کے سروے میں مالی نظام کو درپیش سب سے بڑے خطرات میں کی ہے (دیکھیے باکس 1)۔ مزید برآں، آئی ایم ایف نے عالمی معیشت کی نمایاں سست روی کا تخمینہ 2022ء میں 3.6 فیصد لگایا ہے جبکہ 2021ء میں یہ 6.1 فیصد تھا۔ یہ عوامل ملک کے بیرونی کھاتے کی حرکیات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ تیل کی قیمتوں میں مزید اضافہ سی اے ڈی کو بڑھا سکتا ہے جس کے مالی منڈیوں اور حقیقی معیشت پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف، مثال کے طور پر، فیڈرل ریزرو کی طرف سے مسلسل سختی، بیرونی فنڈنگ کی لاگت کو بڑھا سکتی ہے اور مبادلہ شرح پر دباؤ میں اضافہ کر سکتی ہے، جس سے غیر ملکی تجارت اور جزدانی سرمایہ کاری متاثر ہو سکتی ہے۔

داخلی محاذ پر بیرونی شعبے کے استحکام کا تحفظ، آئی ایم ایف پروگرام کے تحت طے شدہ اصلاحات بشمول مالی نظم و ضبط اور سیاسی استحکام مالی منڈیوں پر اعتماد برقرار رکھنے، مالی نظام کے استحکام کو برقرار رکھنے اور میکرو معیشت کو ابھرتے ہوئے خطرات سے نمٹنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

زری پالیسی کو سخت کرنے سے بینکاری کے شعبے پر مختلف اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ عام طور پر اس طرح کا اضافہ انتہائی لیوراجیہ قرض گیروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو متاثر کرتا ہے۔ تاہم توقع ہے کہ کارپوریٹ شعبے کی قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت میں بہتری، قرض ریلیف اسکیم کے تحت ری شیڈول / ری اسٹرکچرڈ قرضوں پر مناسب وصولی اور خام مال کی بلند قیمتوں کی وجہ سے بینک کے قرض کی مسلسل طلب کی وجہ سے بینکوں کے قرضوں کے جزدان میں ناندھنگ کی شرحیں برقرار رہیں گی۔

شرح میں اضافے اور عام مہنگائی کی سطح دونوں کی وجہ سے بینکوں کے صارفین کے جزدان کو بھی کچھ دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ تاہم، ملکی شعبے کی پست سطح کے لیوراج، اس ذیلی

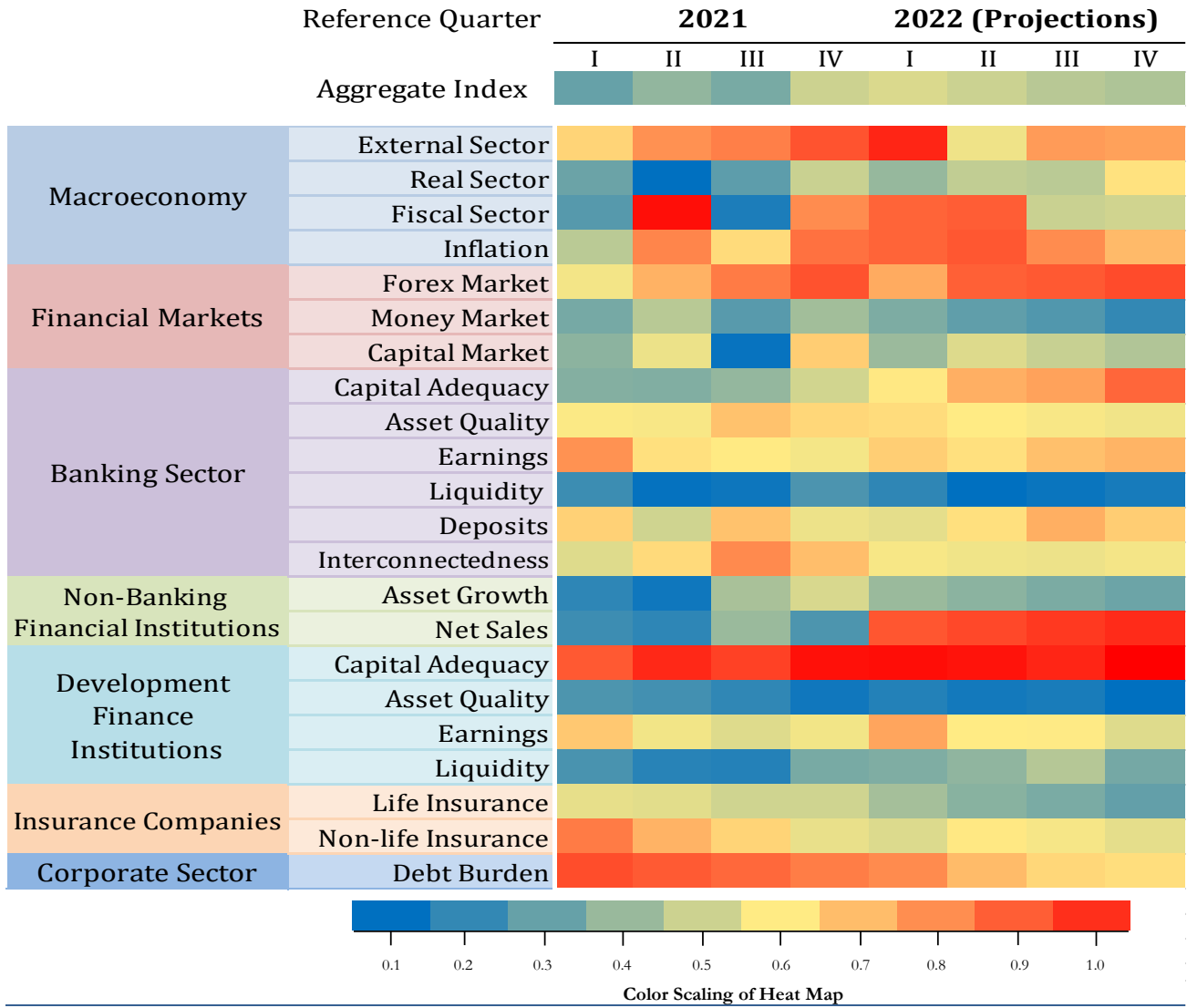
زیر جائزہ سال کے دوران متعدد مزید اقدامات کیے۔ مثال کے طور پر اس نے نئے ڈیجیٹل مالی اقدامات جیسے ڈیجیٹل بینکوں کی منظوری کو سائبر کے لیے مستعدی (cyber readiness) کے ساتھ منسلک کیا ہے۔ (دیکھیے باب 8 اور باکس 8.1)

روایتی معاشی اور مالی خطرات کے علاوہ، آب و ہوا کی تبدیلی معیشت کو درپیش ایک اہم خارجی خطرے کا عنصر ہے۔ ایک منفرد جغرافیائی محل وقوع کی وجہ سے، پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلی اور شدید موسمی حالات کے اثرات کے لیے انتہائی حساس ہیں۔ ان تبدیلیوں کے مالی استحکام کے ساتھ ساتھ ملک کی معاشی اور سماجی فلاح و بہبود پر سنگین اثرات مرتب ہوں گے۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک و قفا فوٹا اپنی میکرو اسٹریٹجی ٹیننگ مشق کے ایک حصے کے طور پر انتہائی موسمی حالات کے باعث پیدا ہونے والے آب و ہوا سے متعلق خطرات کا تجزیہ کرتا ہے۔ مزید برآں اسٹیٹ بینک ان خطرات کو کم کرنے کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔ مثال کے طور پر، بینکوں کو سبز بینکاری رہنما خطوط کو موثر طریقے سے نافذ کرنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک ماحولیاتی اور سماجی خطرے کے انتظام (ای ایس آر ایم) پر عمل درآمد کا مینوئل تیار کر رہا ہے۔ (دیکھیے باب 4 اور باکس 4.1)

2021ء کے دوران غیر مالی کارپوریٹ شعبے میں نمایاں بہتری دکھائی دی۔ ان شعبوں میں گاڑیاں، ٹیکسٹائل اور پیٹریولیم کے شعبوں کی فروخت میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ 100 اہم فہرستی قرضوں کے نمونے میں ان کے منافع، سیالیت، کاروباری کارکردگی اور نفع آوری کے اظہاریوں میں بہتری دیکھی گئی۔ خاص طور پر بعد از ٹیکس منافع میں 46.5 فیصد اضافہ ہوا۔ نتیجتاً قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت میں بھرپور بہتری دیکھی گئی۔ مزید برآں، 2021ء کے دوران بینکاری شعبے کے سرفہرست 30 قرض گیر گروپوں کی مالی حیثیت اور کارکردگی میں بھی بہتری آئی ہے (دیکھیے باب 7 اور باکس 7.1)۔

مالی استحکام کا مربوط میٹرکس 2021ء کے آخر میں مالی شعبے کے استحکام کے لیے خطرات میں کچھ اضافے کی نشاندہی کرتا ہے، جس کی بنیادی وجہ بیرونی کھاتوں کے دباؤ اور مہنگائی میں اضافہ ہے (چارٹ 1 اے اور 1 بی)۔ اس کے مطابق اسٹیٹ بینک نے سی اے ڈی کو کم کرنے اور مہنگائی کو قابو میں رکھنے کے لیے زری سختی، سی آر آر میں اضافے اور کٹے محتاطیہ پالیسی ٹولز میں رد و بدل جیسے ضروری اقدامات پر فعال طور پر عمل درآمد کیا۔

مستقبل میں، مالی استحکام کی صورت حال کا انحصار خاصی حد تک عالمی اجناس کی قیمتوں (خاص طور پر تیل کی قیمتوں) کی راہ، مشرقی یورپ میں جغرافیائی سیاسی دباؤ، بدلتے ہوئے ملکی سیاسی منظر نامے اور ترقی یافتہ معیشتوں میں مالی پالیسی کے موقف کے تناظر میں ابھرتی ہوئی کئی معاشی حرکیات پر ہے۔



Source: State Bank of Pakistan

آئی ایف آر ایس-9 کے نفاذ کے نتیجے میں ممکنہ نقصانات کے سلسلے میں تمویں کے اخراجات میں معمولی اضافہ ہو سکتا ہے۔ تاہم، یہ دیکھا گیا ہے کہ بالعموم بینکاری کی صنعت نے پہلے ہی گزشتہ کچھ برسوں میں عمومی شرائط کی سطح کو بڑھا دیا ہے۔

مالی استحکام کی متوقع راہ کے گرد خاصی غیر یقینی صورت حال کے پیش نظر، اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے منظر نامے کا تجزیہ (میکرو اسٹریٹجی ٹیسٹنگ) کرتا ہے تاکہ بینکوں کے خطرہ قرض اور اپنی پالیسی مداخلتوں کا نفاذ کرنے کے لیے ملکی اور عالمی دباؤ کے متعدد عوامل کے خلاف ادائیگی قرض کی صلاحیت کا ممکنہ منظر نامہ تیار کیا جاسکے۔ منظر نامے کے تجزیے کے تازہ ترین نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ بینکاری شعبے میں شدید لیکن قابل قبول کلی مالی دھچکوں کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی پلک موجود ہے، کیونکہ اس کے سرمائے کی مناسبت کا تناسب وسط مدت میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کے ملکی اور عالمی نشانوں

شعبے میں بینکوں کی سرمایہ کاری، اور ریٹیل ایکسپوزر کے لیے بینکوں نے برسوں سے تیار کردہ انتظام خطر کی صلاحیتوں اور صارفین کے جزدان پر عمومی شرائط کی تیاری کی محتاطیہ ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے، یہ توقع کی جاتی ہے کہ بینکوں کو اثاثوں کے معیار اور آمدنی پر کسی خاص دباؤ کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ شرح سود میں حالیہ اضافے سے آمدنی والے اثاثوں میں اضافے پر بینکوں کے مارجن میں بہتری آئے گی۔ اس کے علاوہ، حکومت کی مالی ضروریات سرکاری تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری کی سطح کو بلند سطح پر رکھ سکتی ہیں۔ تاہم، امکان ہے کہ ڈپازٹس کو متحرک کرے اور مناسب سیالیت پیدا کرنے سے بینکوں کے لیے سرکاری اور نجی شعبے سے بینک کریڈٹ کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنا ایک اہم چیلنج رہے گا۔

دونوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ ہے۔ اطمینان بخش بات یہ ہے کہ ملکی نظام کے لحاظ سے اہم بینک بالخصوص سرمائے کے مضبوط یفرز کا مظاہرہ کرتے ہیں اور بینکاری شعبہ بالعموم معاشی دباؤ کے دور میں بھی قرض گاری سے معیشت کی معاونت جاری رکھے گا (دیکھیے باب 4: منفی حالات میں بینکاری کے شعبے کی پلک)۔

اسٹیٹ بینک نے مالی استحکام کے لیے ابھرتے ہوئے خطرات کی فعال نگرانی اور ان سے نمٹنے کے لیے ایک جامع خُرد اور کُل محتاطیہ پالیسی فریم ورک تیار کیا ہے۔ اس فریم ورک کا مسلسل جائزہ لیا جا رہا ہے اور ابھرتے ہوئے بین الاقوامی بہترین طریقوں اور ملکی منڈی کی حرکیات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے اپ ڈیٹ کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں رواں سال کے دوران متعدد اقدامات کیے گئے جن میں سیالیت کی ہنگامی معاونت کے فریم ورک کا قیام، مبنی بہ خطر نگرانی کے فریم ورک کا نفاذ، اسٹیٹ بینک کے مالی استحکام کی ذمہ داری کو واضح طور پر باضابطہ بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک ایکٹ میں ترامیم اور بینکوں کے حل اور انتظام بحران کے حوالے سے کردار شامل ہیں۔ مزید برآں سیالیت کے بحران سے نمٹنے کے لیے ایک اہم ٹول یعنی لینڈر آف لاسٹ ریزورٹ سہولت (سیالیت کی ہنگامی معاونت) کو مزید مضبوط کیا گیا ہے۔ ماضی میں اسٹیٹ بینک نے نظام میں مسلسل مالی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے مختلف پیچیدہ اور متحرک دباؤ والے منظر نامے کا سامنا کرتے ہوئے اپنے نگرانی اور انتظام بحران کے فریم ورک اور اس کے متعلقہ ٹولز کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا ہے۔ ان صلاحیتوں، تجربے اور بہتر ٹول کٹ کے ساتھ اسٹیٹ بینک مالی نظام کی پلک کو درپیش مستقبل قریب کے چیلنجوں سے نمٹنے اور اقتصادی سرگرمیوں میں سہولت فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔

